ARSHI LIBRARY Nampally, Hyd-A.P.
کتب خانہ عرشی نامپلی حیدرآباد

در حمد حضرت قیوم عالم جل جلالہٗ و عم نوالہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای بود ترا وجود عالم — تجھ علم سی ہی نمود عالم

ہی مہر سے تیری عالم اشراق — ہر ذرہ انفس او آفاق

ہی علم ترا محیط کونین — جون روح بجسم و نور در عین

ہر لحظہ بعلوی و بسفلی — ہی تیرے ظہور کی تجلی

مطلق توں جواد و فیض تیرا — ہر شی کے اوپر کیا ہی گھیرا

مطلق توں خبیر و مہر تیرا — ہر دل میں کیا ہی آ بسیرا

ہر بت ہی اگر وہ کرتی ہے — تجھ بحر کرم کی ایک رتی ہے

هور بول تون ہم طرفسی ای یار
یار انکون ہماری جا یہہ گفتار

ہی جب تلک اتنی تم کون قدرت
کہ چشم کری تمہاری حرکت

دیکھی کچہ اگر ضرر پیمبر
نیں عذر ہی تمکون نزد داور

پہنچی کچہ اگر خطر ہی اسکون
کیا حقکون بتاوینگی تمین ہون

حکایت ثوبان غلام آزاد کردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و رضی عنہ

وارد ہی خبر مین یون کہ ثوبان
سرور پہ اتہا فدا و قربان

یکدم نہ جدا وہ شہ سی ہوتا
ہوتا تہا اگر تو ہوش کہوتا

یکروز ہو زرد رنگ و حیران
ایا وہ نبی کی پاس گریان

نا اوسمین نشان تہا خونکا کچہ
نا اوسمین اثر سکونکا کچہ

شہ اوسکون کہا کری ہی کیا چیز
تجہ رنگ کتین تغیر و ناچیز

بولا کہ نہیں ہی کچہ مجہی درد
تجہ ہجر کی خوف سی ہون رخ زرد

از بسکه ہوا ہون غم سی ہمدم
بت درد سر اہی قوا...

غرقاب الم مین ڈوب گیا ہون
تجه لطف کا آسرا لیا ہی

تون ہی تهه بکر بسر اہ ابکار
اس درد الم غم سی لا مجهی [illegible]

تون اپنی عطا و رحمت سی
کر مجکون نہال عافیت سی

[illegible] سی ہوا ہون آوارہ
ایسی کسی تین [illegible] کرنا سی

[illegible] مجه [illegible]
کب ہوئیگی [illegible]

ڈرتا ہون مین [illegible]
کیون ہوتی ہین نصیب [illegible]

احوال مرا تون جانتا ہی
تون مقصد مرا پہچانتا ہی

کر جلوہ کریگا مهر تیرا
جاویگا یه سب مرا اندهیرا

مرشد اپنی کرم کا مجه سی یون [illegible]
اس درد و بلا مین [illegible]

دکهلا صفت کا ایک جهلکا
تو کهینچ مجهی [illegible] طبیب

[illegible] Library [illegible] Hyd-A.P.